مکتوب قاہرہ

جناب محمد اقبال سہیل

خلیجی بحران کا ذمہ دار کون؟

سعودی، کویتی، عراقی اور پاکستانی زعماء کیلئے محاسبہ فکر و عمل

اسلام آباد سے قاہرہ آنا پڑا، میرا یہ سفر صحت کی خرابی کی وجہ سے نہایت نزار نزار رہا، اب بھی حالت بہتر نہیں ہوسکی، لیکن حالات کی نزاکت کے پیش نظر یہ ضروری سطور تحریر بخدمت کر رہا ہوں۔

پاکستان میں تبدیلی حکومت سے پورے عالم اسلام کے عامۃ الناس میں یک گونہ اطمینان کا سانس لیا گیا اور اللہ کا شکر ادا کیا گیا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان میں اسلام کی سربلندی کے لیے کام کرنے والے عجلت، جلد بازی اور بدنظمی کے ساتھ کام کرنا بند کریں۔ حالات کا گہرا جائزہ لیا جانا چاہیئے، اسلامی صفوں کو پہلے درست کیا جانا چاہیئے۔ علماء و صلحاء (معاف کیجئے! ادب سے گذارش ہے) ہمارے ملک میں جس غفلت و انانیت اور گروہی سیاست کا شکار ہیں، اس سے نجات حاصل کیے بغیر ملک میں کسی بڑی اجتماعی تبدیلی کی کوشش بارآور نہیں ہوسکتی۔

چھوٹی قوموں کا تعامل دورِ حاضر میں عالمی سامراجی طاقتوں کے ساتھ ہے۔ ہمیں صبر و حکمت کے ساتھ اپنے حدود و قیود کا خیال رکھتے ہوئے ایسی پالیسی وضع کر کے چلنا ہے کہ جس سے ان ہی اندھیاروں میں روشنی کے راستے بن جائیں۔

روس کی سامراجی طاقت کو جس طرح ہزیمت ہوئی اور کمیونزم کا نظام بے نقاب ہو کر بتدریج گر رہا ہے، یہی صورت اینگلو امریکی سامراج کے ساتھ بھی ہوئی۔ لیکن یہ کام اُسی وقت ہوسکتا ہے جب انبیاءؑ کے وارث اپنا محاسبہ کریں اور گروہی سیاست کی "تنگ دامانیوں" سے باہر نکلیں مُسلم معاشرے میں علماء و صلحاء اور صوفیاء پر اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے۔ جو بھی وجوہات ہوں خارجی عوامل کا جائزہ لینے سے پہلے داخلی عوامل کا جائزہ لینا بےحد ضروری ہے، صرف شریعت بل کے مطالبے پر ہی اتفاق ضروری نہیں ہے بلکہ شریعتِ مطہرہ نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارثوں سے جس اجتماعی سلوک کا مطالبہ کیا ہے اُس کا نفاذ خود اسلامی صفوں میں ضروری ہے۔

پاکستان میں ایک فاسق عورت کی حکمرانی بلاشبہ عذاب الٰہی تھا اور جگ ہنسائی کا سبب بھی۔ لیکن اس سے

بڑا جنگ ہنسائی کا سبب خود وطنِ عزیز کے مذہبی طبقوں اور مختلف علماؤں کا رویہ تھا جس قوم کے علماء اور اور اہلِ فکر انتشار اور بے بصیرتی کا شکار ہو جائیں وہاں بدنصیبی کے سائے گہرے ہو جاتے ہیں۔

ہمارے علماء، صوفیاء، صلحاء اور مذہبی جماعتوں کو سختی سے اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ سامنے کی بالکل درست بات پر بھی اختلاف ذاتی وجوہات کی بناء پر کرنا درحقیقت بجائے خود عذابِ الٰہی ہے! اینگلو امریکی سامراجی ہرکاروں نے اسی سے فائدہ اٹھاکر پاکستان کو ذلت آمیز اور تیسرے درجے کی لیڈرشپ کے حوالے کیا۔ اگر ملک کے شرفاء، علماء، صلحاء اور اہلِ فکر و نظر مضبوط و متحد ہوتے تو تلچھٹ کو حکمرانی کیسے مل سکتی تھی؟

خلیج میں اینگلو امریکی مداخلت پر پاکستان کے بعض علماء اور مذہبی طبقوں نے، پھر معلومات کے بغیر، شعوبیت کی دوڑ میں احتجاجی سیاست کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ امریکہ کی مخالفت میں مظاہرہ کرنے والے پاکستان میں بیس ماہ تک اینگلو امریکی اور انڈو اسرائیلی ہرکاروں کی "پیپلز" حکومت کو ایک فاسق عورت کی قیادت میں برداشت کرتے رہے، سوال یہ ہے کہ "امریکی جمہوریت کی خاطر پاکستان میں یہ خاموشی کیوں تھی؟ ——— پوری دُنیا میں پاکستان کی گت اڑتی رہی لیکن یہ امریکہ کی مخالفت کرنے والے بجائے خود "امریکی جمہوریت" کے پاسبان بن کر قومی غیرت کو فروخت کرتے رہے۔

خلیج میں امریکی مداخلت کا راستہ خود صدام حسین نے اپنی حماقت اور غرور سے ہموار کیا۔ اب جو اسلام کے نام پر صدام حسین نے ڈرامہ رچایا ہے۔ نو سال پہلے یہی بات ایران کہہ رہا تھا تو عراق جارح بن کر ایران پر کیوں چڑھ دوڑا؟ ایران کے ساتھ آٹھ سالہ جنگ کا آخر جواز کیا تھا؟ ایرانی شعوبیت نے جو بات نو سال پہلے کہی تھی وہ اُس وقت بھی غلط تھی اور آج جو کچھ عراقی شعوبیت ہانک رہا ہے وہ بھی سرے سے غلط ہے۔

اگر کسی کو فی الواقع اینگلو امریکی سامراج کا مقابلہ کرنا ہے تو سیدھی طرح نام نہاد اسرائیل پر حملہ کیا جاتا یہ اِدھر اُدھر ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بات، بجائے خود امریکی سامراج کی خدمت ہے۔ عالمِ اسلام میں شگاف ڈالنے کی سیاست پرلے درجے کی حماقت ہے۔ خدا جانے یہ کیسا دور آیا ہے کہ بونے اور چھوٹے قد کے کم ظرف لوگ قوموں کے لیڈر بن بیٹھے، اپنے قد کاٹھ کا جائزہ لیے بغیر قوموں کی قسمت سے کھیلنے لگے۔ خود پسندی، ضد، غرور اور حماقت سے امت کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔ سعودی عرب اور خلیج کی جیو پولیٹیکل کمزوریوں کو پیشِ نظر رکھکر ایسے کسی اقدام سے گریز کرنے کی ضرورت تھی کہ جس سے بڑی طاقتوں کو اندر آن گھسنے کا موقع فراہم کیا جاتا۔ لیکن جس طرح ناصر نے رُوس کی ناک تلے بیت المقدس اور آدھا فلسطین اسرائیل کے حوالے کر دیا تھا اسی طرح صدام حسین نے حماقت و غرور اور عجلت و گرم مزاجی میں

خلیج میں اینگلو امریکی مداخلت کے لیے خود راستہ فراہم کیا۔

یہ شدید مغالطہ ہے کہ امریکی فوج سعودی عرب کی حفاظت کے لیے پہنچی ہے۔ اینگلو امریکی مداخلت تیل کے مصادر کی حفاظت کے لیے آئی ہے اور بین الاقوامی بحری گذرگاہوں میں مرکوز ہے۔ عالمی اقتصادیات کے مصادر جس سے کہ خود مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اس فائدے کو بیمار ذہن اور نام نہاد انقلابی فلسفوں کے ذریعے تباہ کرنا پرلے درجے کی بے بصیرتی اور رذالت ہے۔

عراق خود تیل پیدا کرنے والے امیر ملکوں میں شمار ہوتا ہے، لیکن عراق کی ساری دولت کو پولیس اسٹیٹ بنانے، دوسروں سے جنگ کرنے اور اپنے ملک کے پڑھے لکھے لوگوں کو ذبح کرنے میں صرف ہوئی، ڈیڑھ ملین عراقی ہجرت کر گئے۔ کردوں پر کیمیکل ہتھیار بے رحمی سے استعمال کرنے والے صدام حسین کو راتوں رات اسلام یاد آ گیا۔ پھر عراق میں علماء کو جیلوں میں ڈال کر کون انہیں تشدد کے ذریعے تعذیب دیتا رہا؟ کیا بعث پارٹی کی ہیئت ترکیبی جاننے والے راتوں رات اسلام کا چغہ پہن کر حرمین شریفین کی دہائی دینے والوں پر کس طرح یقین کر سکتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ عراق سے حجاج بن یوسف نے جب خانہ کعبہ پر گولہ باری کی تھی اور سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا تھا، اُس وقت حرم شریف کے آس پاس کون سی اجنبی فورس تھی؟

لہٰذا یہ مذہبی خلط مبحث کرنے کی جو عادت بعض مذہبی سیاسی حلقوں کو ہو چلی ہے اُنہیں چاہیئے کہ وہ فتنوں کو ہوا دینے کی بجائے معقول رویہ اختیار کریں ـــــ سعودی عرب میں پاکستانی فوجی امداد پر سنا ہے کہ کچھ دانشوروں اور سیاست دانوں نے عجیب و غریب بیانات دیئے ہیں۔ سالہا سال سے پاکستان کو ہر ہر موقع پر عراقی فلسطینی اور بعض دوسروں نے مسلسل بھارت کے لیے نیچا دکھایا ہے اس کے شرمناک ریکارڈ موجود ہیں ـــ کس منہ سے یہ حضرات بیان بازی کرتے ہیں ـــ ہر دوسرے تیسرے ماہ برطانیہ اور امریکہ بھاگنے والوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو ملک کے سادہ لوح عوام کے سامنے اینٹی امریکن چیمپئن بنا کر پیش کریں۔ اسے کہتے ہیں:

شامتِ اعمال ما صورت نادر گرفت

آپ سے درخواست ہے کہ ملک کے سربرآوردہ محترم حضرات علماء و صلحاء اور دینی طبقوں کو درست حالات سے مطلع فرمائیں۔

پاکستان میں جو لوگ خلط مبحث کرتے ہیں ان کا جائزہ لیا جانا چاہیئے کہ وہ کس کی خدمت کر رہے ہیں؟ سوال تو یہ ہے کہ اگر ناصر کو امریکہ کا مقابلہ کرنا تھا تو اس کے لیے یمن میں جا گھسنے کی ضرورت کیا

(باقی ص۳۱ پر)